بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

012-01:سورۃ یوسف کی مختصر تفسیر (آیات:1-7)

سورۃ یوسف کی مختصر تفسیر کے درس کا آغاز کرتے ہیں آج کی نشست سے جیسے ساتھیوں سے وعدہ کیا تھا۔ سورۃ یوسف قرآن مجید کی اُن عظیم سورتوں میں سے ہے جس میں ایک گھرانے کا قصہ ایک وقت میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ پر بیان فرمایا ہے اس قصے کی خصوصیت ہے۔

قصص الانبیاء میں سے یہ واحد قصہ ہے جو آپ کو ایک سورۃ میں ملے گا جو باقی قصے ہیں آپ کو قرآن مجید میں مختلف سورتوں میں مل جاتے ہیں لیکن یہ قصہ ایک ہی جگہ پر ہے۔ ایک ہی گھرانے کا قصہ ہے عظیم پیغامات ہیں؛ توحید، اتباع سنت، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری، صبر، شکر اور صلہ رحمی، محبت، نفرت، حسد، دوستی، دشمنی بہت ساری چیزیں ہیں، باپ کی شفقت اولاد کی محبت بہت کچھ ہے۔

یہ سورۃ جو ہے مکی سورۃ ہے اور جب ہم کہتے ہیں مکی سورۃ تو دو چیزیں ہمیشہ یاد رکھیں:

1-پہلی یہ کہ اس سے مراد ہجرت سے پہلے کی یہ سورۃ ہے، جو بھی سورتیں ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہیں اُنہیں کہتے ہیں مکی سورۃ یا مکی سورتیں۔

2-دوسری بات یہ ہے کہ جو ماحول تھا اُس وقت مسلمانوں کا اہل ایمان کا وہ کیا تھا اور اُس کے تناظر میں آپ پھر اس سورۃ کو پڑھیں پتہ چلتا ہے:

(۱) مکی دور میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو صحابہ ہیں کس ماحول میں رہتے تھے کیسے تھے۔

(۲) مشرکین کا ظلم وستم کتنا شدید تھا اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ جو ہیں کیسے صبر کرتے تھے اُن کے ظلم وستم پر۔

(۳) کیسے رہتے تھے۔

اس کو ہمیشہ مدنظر رکھ کر پھر باقی سورۃ پڑھا کریں آپ؛ مدینہ میں اور ماحول تھا، جو مدنی سورۃ ہے یہ وہ سورۃ ہے جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی:

(۱) اُس وقت کیا ماحول تھا کس طریقے سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رہتے تھے۔

(۲) کیا چیلنجز (Challenges) تھے اُس وقت۔

(۳) جو احکامات تھے کیسے نازل ہوئے۔

تو اس تناظر میں قرآن اگر پڑھنا چاہیں اس کو ہمیشہ یاد رکھیں، ہم کہتے ہیں کہ مکی سورۃ ہے تو یہ دو چیزیں یاد رکھیں:

1-ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں اُس وقت کا ماحول کیا تھا معاشرہ کیسا تھا۔

2-کیا کیا چیلنجز (Challenges) تھے مسلمانوں کو کس چیز کی زیادہ ضرورت تھی اور کیا وہ اس سورۃ میں ہے کہ نہیں ہے۔

آپ اس کو تلاش کریں گے تو بہت سارے فہم اور خیر کے دروازے بھی کھل جائیں گے ان شاءاللہ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ①﴾ (یوسف:1) (﴿الٓرٰ﴾ یہ آیتیں روشن کتاب یا کتاب مبین کی ہیں)

دیکھیں چار الفاظ ہیں:

1-سب سے پہلے ﴿الٓرٰ﴾: انہیں حروف مقطعات کہتے ہیں "الحروف المقطعة" وہ حرف جو الگ الگ پڑھے جاتے ہیں۔

مقطعة یعنی کاٹ کاٹ کر: "الف، لام، را"۔

مختصر میں تین چار چیزیں اہم بتادوں پچھلے درس میں آپ سورۃ ھود کی تفسیر میں سن سکتے ہیں میں نے زیادہ وہاں پر کچھ کہا یہاں پر دو تین چیزیں جلدی میں بتادیتا ہوں:

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ قرآن مجید جب آپ پڑھیں تو پڑھنے سے پہلے سنیں پھر پڑھیں۔

قرآن مجید پہلے سنیں پھر پڑھیں کیونکہ قرآن مجید نازل کیسے ہوا لکھا ہوا نازل ہوا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا ہے؟ جبریل أمین علیہ الصلاۃ والسلام سے سنا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔اس کا فائدہ کیا ہے؟ قرآن مجید پڑھنے میں غلطی نہیں ہوگی کیونکہ جب قرآن مجید نازل ہوا تو زیر زبر نہیں تھی جب لکھا گیا، شروع میں زیر زبر نہیں تھی زیر زبر بعد میں جا کر لگی ہے اس میں اجماع بھی ہوا صحابہ کا۔

(۲) بغیر زیر زبر کے آپ پڑھیں ﴿الم﴾ اور ﴿الم نشرح لك صدرك ①﴾ (الشرح:1) سورۃ الشرح میں کوئی فرق ہے؟ زیر زبر ہٹا دیں آپ ﴿الم﴾ اور ﴿الم﴾ پڑھیں کوئی فرق ہے؟

تو اس لیے ﴿الٓمّٓ﴾ یہ حروف مقطعۃ ہیں ﴿الٓمّٓ﴾ الگ سے ایک لفظ ہے جس نے سنا نہیں تو کیسے پڑھے گا؟! تو اس میں یہ پیغام ملتا ہے کہ سننا چاہیے۔

2-دوسری بات یہ ہے کہ جو پڑھا رہا ہے اس کو اپنی حیثیت کا پتہ چل جائے تاکہ وہ یہ نہ سمجھے کہ مجھ سے بڑا کوئی عالم ہے نہیں؛ ہم سب سے پہلے کہتے ہیں کہ ﴿الٓمّٓ﴾ یا ﴿الٓرٰ﴾ یہ حروف مقطعۃ ہیں معنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔جب کہتے ہیں نا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ کہ میں نہیں جانتا ہوں: ﴿وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ⑧⑤﴾ (الاسراء:85)۔

3-تیسری بات، جو حروف مقطعۃ ہیں اگر کوئی اصل معنی ہے تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے ورنہ یہ واضح ہے کہ یہ حروف مقطعۃ جو ہیں یہ عربی زبان کے حروف ہیں اصل مقصد یہ ہے بیان کرنے کا۔

ہر زبان قائم ہوتی ہے حروف پر کوئی زبان بغیر حروف کے نہیں ہوتی اور ان حروف کی بنیاد پر الفاظ بنتے ہیں کلمات بنتے ہیں پھر فریز (Phrase) شِبہ جملے پھر جملے بنتے ہیں یہ ترتیب ہوتی ہے۔

تو یہ جو قرآن مجید ہے جہاں پر آپ یہ لفظ ﴿الٓمّٓ﴾ یا ﴿الٓرٰ﴾ پڑھ رہے ہیں:

1- یہ کتاب میں ہے اور یہ کتاب عربی زبان میں ہے ٹھیک ہے پہلی بات یہ ہے۔

2- دوسری بات جو اصل مقصد ہے جیسا کہ ان حروف سے یہ کتاب موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کا چیلنج (Challenge) ہے جو اس کتاب کو نہیں مانتے یہ حروف تمہارے پاس بھی ہیں تم عربی ہو عرب ہو تمہیں اپنی زبان پر ناز ہے تم ایسی کتاب بنا کر دکھادو ایک سورۃ بنا کر دکھادو، چیلنج (Challenge) ہے!

جیسے کہتے ہیں نا کہ را مٹیریل (Raw material) آپ کسی چیز کا بنانے سے پہلے بتادیں کہ یہ چیز اس چیز سے بنی ہے یہ را مٹیریل (Raw material) ہے آپ بنا کر دکھاؤ اسی طریقے سے یہ زبان جو ہے عربی زبان میں یہ قرآن مجید ہے تم نہیں مانتے اس کتاب کو میں نے تمہیں بتادیا ہے کہ یہ کتاب کس زبان پر ہے اور اس زبان کے جو حروف ہیں یہ حروف "الف، باء، تاء" بھی ہے اور اسی طریقے سے ﴿ الٓرٰ ﴾ اللہ تعالیٰ نے مختلف جو ہیں وہ اس میں حروف بتائے ہیں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے ایسی کتاب بنا کر دکھاؤ۔

آج تک کوئی نہیں بنا سکا نہ بنا سکے گا تا قیامت! مطلب: ان تین حروف سے اللہ تعالیٰ کی اس پاک کتاب اور اس پاک کلام کی سچائی کا ثبوت مل گیا ہے سچی کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے مخلوق کا کلام نہیں ہو سکتا کیوں؟ کیونکہ آج تک بنانے والا ہی کوئی نہیں ہے!

3- دوسری بات دوسرا چیلنج (Challenge) کہ ان ہی حروف سے یہ کتاب بنی ہے اور اتنے خوبصورت انداز میں بنی ہے کوئی غلطی نکال کر دکھا دے! مہارت رکھتے ہو نا عربی زبان کی یہ حروف ہیں ان ہی حروف پر مشتمل یہ کتاب ہے الفاظ ہیں جملے ہیں غلطی نکال کے دکھادو، کوئی گرامر میں غلطی نکال کر دکھادو اس میں، کوئی بھی غلطی نکال کر دکھادو؟!

آج تک کوئی مائی کا لال ایسا نہیں جو غلطی نکال سکے! سب کے اپنے اپنے شبہات ہیں جب بتایا جاتا ہے کہ یہ غلط فہمی تھی وہ خود شرمندہ ہو جاتا ہے۔

اس لیے پھر آگے فرمایا: ﴿الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ①﴾: ﴿تِلْكَ﴾: یہ اسم اشارہ ہے دور کے لیے۔

اور کتاب تو ہمارے پاس ہے ہمارے ہاتھ میں ہے تو ﴿ تِلْكَ ﴾ کیوں ہے هٰذِهِ کیوں نہیں؟ کیونکہ کتاب تھی اس وقت؟ جب قرآن نازل ہوا کوئی کتاب تھی کتابی شکل تھی؟ نہیں! صحابہ اوراق پر تھے مختلف ورقوں پر مختلف چیزوں پر لکھتے تھے کتاب نہیں تھی۔

کتاب کہتے ہیں مختلف ورقوں کو جمع کر کے ایک جگہ پر کتابی شکل بنا دینا اور یہ اس وقت نہیں تھا۔

تو حکمت کا یہی تقاضہ ہے ﴿ تِلْكَ ﴾ جیسا کہ ﴿الٓمّٓ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ﴾ (البقرة:1-2): وہاں پر کیا ہے؟ ﴿ ذٰلِكَ ﴾ دور کے لیے ہے یا قریب کے لیے ہے؟ کتاب دور ہے۔ ﴿تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ﴾ کتاب کا پھر بھی ذکر ہے جب کتاب اس وقت موجود نہیں تھی تو اسم اشارہ دور کا ہے یعنی عنقریب ایک کتاب آنے والی ہے ابھی موجود نہیں ہے عنقریب کتاب موجود ہو گی۔ اور جب صحابہ نے قرآن مجید کو ایک کتاب میں جمع کیا تو پھر مشورہ کیا سیدنا ابو بکر صدیق نے کہ بھئی ایک نئی چیز ہے ایک کتابی شکل میں ہم لے کر آرہے ہیں، تو جو دلائل تھے اُن میں سے ایک یہ دلیل بھی تھی کہ کتاب کا ذکر ہے اور اسم اشارہ جو دور کا ہے اُس کا ذکر ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کتاب وجود میں آنے والی ہے اس لیے قرآن مجید کو کتابی شکل میں لایا جائے۔

کیونکہ جو مخالفین تھے ابو جہل ابو لہب اگر "ھذا الکتاب" ہوتا، یا "ھذہ اٰیٰتُ الکتاب" ہوتا تو کہتے کہ کہاں ہے یہ تو ہم مانتے نہیں ہیں یہ ہے جھوٹ! پہلے تو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ بولتے ہیں! (نعوذ باللہ)۔

آیات جمع آیت ہے اور آیت کہتے ہیں نشانی کو (کھلی نشانی جو ہے) چاہے وہ کائنات کی نشانیاں ہوں جیسے آسمان ہے سورج اور چاند ہے انہیں بھی آیت کہتے ہیں اور ہم عام طور پر معجزہ بھی کہتے ہیں تیسرا معنی جو ہے۔

(۱) آیات کونیہ ہیں (۲) آیات شرعیہ ہیں (۳) اور معجزات جو ہیں

قرآن مجید میں آیات کا لفظ آیا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی لاٹھی اور یدِ بیضاء جو آستین میں ہاتھ ڈالتے اور ہاتھ چمکنے لگتا تھا یہ کیا ہیں؟ یہ آیات ہیں جنہیں ہم عام لفظوں میں معجزات کہتے ہیں ان کو بھی آیت کہا گیا ہے۔ یعنی یہ جو کتاب ہے جو قرآن مجید ہے جو آیتیں ہیں قرآن مجید کی ان میں بہت ساری علامتیں اور دلالات ہیں جن سے آپ فائدہ حاصل کر کے زندگی اپنی بدل سکتے ہیں۔

قرآن مجید ضابطۂ حیات ہے قرآن مجید سے لوگوں نے زندگیاں بدلی ہیں، شرک کو چھوڑ کر توحید کی طرف بدعت کو چھوڑ کر سنت کی طرف، کفر کو چھوڑ کر اسلام کی طرف، نفاق کو چھوڑ کر ایمان کی طرف، یہ ساری چیزیں جو ہیں یہ سب قرآن مجید کی بدولت ہیں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے۔

تو آیات ہیں اور یہ جو آیات ہیں یہ ایسی ہیں جو عقل کو حیران کر دیتی ہیں ان کے جو پیغامات ہیں کمال کے پیغامات ہیں!

یعنی آپ جب یہ کتاب پڑھیں گے یہ نہیں کہ آپ کا وقت ضائع ہو جاتا ہے کتاب پڑھنے میں، یہ واحد کتاب ہے وقت ضائع نہیں ہوگا بلکہ ہر لفظ میں آپ کو کوئی نہ کوئی فائدہ ملے گا کیونکہ یہ آیات ہیں ﴿الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ﴾۔

کتاب ہے خاص کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا خاص پاک کلام ہے اور کیسی کتاب ہے؟ ﴿الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ﴾ ہے۔

مبین کہتے ہیں جو بالکل واضح ہو:

(۱) اتنی واضح ہے کہ جو کچھ اُس کے اندر موجود ہے مکمل وضاحت کے ساتھ موجود ہے اور جو موجود نہیں ہے جس کا ذکر باہر ہو رہا ہے کوئی سمجھنا چاہتا ہے کہ معنی کیا ہے کیا چیز ہے وہ بھی آپ کو اسی کتاب میں ملے گا۔

(۲) ذکر قرآن مجید میں ہے باہر لوگ کچھ اور بات کرتے ہیں سمجھ نہیں پا رہے قرآن مجید میں اگر اس کو ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تو مکمل وضاحت کے ساتھ ہے۔

(۳) انسان کو جس چیز کو سمجھنے کی ضرورت ہے جس سے وہ اپنی دنیا اور آخرت کو کامیاب کرنا چاہتا ہے وہ اسی کتاب مبین میں موجود ہے، دنیا اور آخرت کی ہمیشہ کی کامیابی اسی کتاب کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔

مثال کے طور پر صحابہ کون ہیں؟ لوگوں میں دیکھتے ہیں کوئی صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں، کوئی صحابہ سے غلو سے کام لیتے ہیں، کوئی صحابہ کی اتباع کی بات کرتے ہیں، روافض جو ہیں وہ گالیاں دیتے ہیں تکفیر کرتے ہیں، خوارج نے خروج کیا ہے جنگیں کی ہیں سیدنا علی کے خلاف اور جو نواصب ہیں انہوں نے غلو سے کام کیا ہے یہ ساری چیزیں جو ہیں کیا ہیں یہ؟ مختلف ہیں۔

تو صحابی کون ہے سب سے بہترین طریقہ سمجھنے کے لیے کہ صحابی کون ہے کہاں ملے گا؟ قرآن مجید میں، آپ دیکھ لیں جہاں پر صحابہ کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے کتنے پیارے انداز میں بیان کیا ہے۔

منافق کون ہوتا ہے، دین کسے کہتے ہیں، اسلام کیا ہوتا ہے، ایمان کیا ہوتا ہے کتاب مبین میں مکمل وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔

جن چیزوں کی مزید وضاحت کی ضرورت ہے پھر ہم جاتے ہیں حدیث کی طرف جو تکمیل کرتی ہے قرآن مجید کے بعض پیغامات کی۔

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (البقرۃ:43) کیسے کریں؟ یہ پتہ ہے کہ نماز کو قائم کرنا ہے صرف پڑھنی نہیں ہے صلّوا نہیں ہے ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾: تو اس لیے اتباع سنت کی طرف جاتے ہیں وہ بھی قرآن مجید سے ثابت ہے تو ہم اتباع سنت کی طرف جاتے ہیں اور مزید تفصیل کی طرف جاتے ہیں یہ بھی اسی مبین میں شامل ہے، تو ﴿تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝﴾۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (یوسف:2)

﴿اِنَّآ﴾: بے شک ہم نے۔

﴿اَنْزَلْنٰهُ﴾: اسے نازل کیا (یعنی اس قرآن مجید کو اس کتاب کو نازل کیا)۔

یہ کتاب کیسے نازل کی ہم نے؟

﴿قُرْءٰنًا﴾: قرآن ہے۔ ﴿عَرَبِيًّا﴾: عربی زبان میں۔ ﴿لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝﴾: تاکہ تم سمجھو۔

اور سمجھتے عقل والے ہیں، عقل والے مخاطب ہیں مکلف مخاطب ہیں۔

﴿اِنَّآ﴾: ضمیر جو ہے یہ تعظیم کے لیے ہے کیونکہ جس کا ذکر ہونے والا ہے وہ بھی عظیم ہے۔

عربی زبان میں جب کوئی بڑا بندہ بات کرتا ہے تو صیغۃ الجمع سے بات کرتا ہے: "نَحْنُ ، إنّا" ایک تو جمع کے لیے ہوتا ہے یا وہ مفرد یا سنگل (Single) جو تعظیم کا حق رکھتا ہو وہ بات کرتا ہے، اور جس کا ذکر کرنے جا رہے ہیں اُس کی عظمت کو بھی ریپریزنٹ (Represent) کرتا ہے کہ کتنا عظیم ہے وہ۔

تو بات کس چیز کی ہو رہی ہے؟ کتاب مبین کی۔ یہ کتاب مبین کیسی کتاب مبین ہے؟ جو قرآن ہے۔

یہ کیسا قرآن ہے؟ جو عربی ہے؟ تو نازل کس نے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔

اس لیے فرمایا: ﴿اِنَّآ﴾: تعظیم کے لیے۔ ﴿اَنْزَلْنٰهُ﴾: ہم نے نازل کیا ہے۔

کیا مطلب ہے؟

(۱) قرآن مجید زمین کی کتاب نہیں ہے یہ آسمان سے اُتری ہوئی کتاب ہے۔

(۲) قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور نازل ہوا ہے۔

(۳)اس سے یہ بھی ہمیں فائدہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے،اللہ تعالیٰ کے علو کی دلیل ملتی ہے کیونکہ نزول اوپر سے نیچے کی طرف ہوتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہوتا تو پھر نزول کی کیا ضرورت تھی نازل کیوں کیا ہے؟!جب اللہ تعالیٰ کی صفت ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات پھر کہاں ہے؟!جب ہر جگہ موجود ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی صفت بھی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ ہے نا تو پھر ہر جگہ تو نہیں ہے نا؟!اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے: ﴿اَنْزَلْنٰهُ﴾۔

﴿قُرْءٰنًا﴾:وہ کتاب جو بہت زیادہ پڑھی جاتی ہے،قرأۃ سے قرآن،سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن مجید ہے۔

دنیا میں دیکھ لیں آپ کہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے دنیا میں جسے پڑھا جائے قرآن مجید کی طرح سوال ہی نہیں پیدا ہوتا!کوئی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں یہاں تک کہ تورات اور انجیل بھی نہیں۔

تعداد میں کرسچن اگر مسلمانوں سے زیادہ ہیں انجیل اُن کا ایک فیصد بھی نہیں پڑھتا لیکن قرآن مجید کو دیکھیں کہ مسلمان کیسے پڑھتے ہیں:

(۱)تو تلاوت کے اعتبار سے قرآن بہت زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

(۲)یہ قرآن جو اللہ تعالیٰ کا پاک کلام جو ہے اسے قرآن کہتے ہیں عربی ہے عربی زبان میں ہے کیونکہ یہ قرآن مجید جو ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو عربی تھے اُن پر نازل ہوا۔

(۳)اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو قوم تھی عربی بولتی تھی عرب تھے۔

(۴)اور اس کا جو پیغام ہے پوری انسانیت کے لیے ہے جن وانس کے لیے ہے عام پیغام ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنی بھی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام گزرے وہ اپنی قوم کے لیے خاص تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو پیغام ہے جو رسالت ہے وہ تمام ثقلین (جن وانس) کے لیے ہے تاقیامت کیونکہ خاتم النبیین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آنے والا کوئی رسول نہیں آنے والا۔

تو عربی قرآن ہے اور عرب کے لیے نازل ہوا ہے ابتداء میں شروع میں پھر جتنے بھی جن وانس ہیں پوری دنیا میں سب کے لیے ہے ابتداء وہاں سے ہوئی۔کیوں؟کیونکہ جب کسی اور نبی نے نہیں آنا ہے تو یہ پیغام کون پہنچائے گا پھر؟!یہی عرب ہوں گے جن پر نازل ہوا جو عربی زبان پر ناز رکھتے ہیں اگر یہ سمجھ لیں قرآن مجید کو تو پھر پوری دنیا میں اس پیغام کو لے جانا بہت آسان ہو جائے گا،نہیں! اگر عجم پر نازل ہوتا تو کتنا مشکل ہوتا!پہلے عربی سیکھتے پھر پوچھتے پھر بہت محنت کرنی پڑتی پھر جا کر عذر پیش کرتے کہ ہمیں سمجھ تو پورا آیا نہیں ہے ہمارے پاس تو عذر ہے ہم کیا کریں؟!اب ابوجہل اور ابولہب کے پاس کیا عذر ہے؟اُن کو ناز تھا اپنی زبان پر قرآن مجید اُن ہی کی زبان پر نازل ہوا کیا سمجھا ہے کہ نہیں سمجھا ہے؟جس نے سمجھ لیا وہ کامیاب ہوا جس نے نہیں سمجھا وہ ناکام ہوا!اور یہ کامیابی بھی ہمیشہ کے لیے ہے اور ناکامی بھی ہمیشہ کے لیے ہے!

کفر اور ایمان کی بات میں کر رہا ہوں: ﴿لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾:ابوجہل نے بھی سنا ابولہب نے بھی سنا سیدنا ابو بکر صدیق نے اور سیدنا عمر نے بھی سنا کہاں ہیں دونوں؟!

جب نازل ہوا اُس وقت دونوں سن رہے تھے زندگی میں لیکن دونوں کا انجام کیسے ہوا بعد میں؟

(ا) جس نے سمجھ کر عمل کیا کامیاب ہوا اور جس نے سمجھ کر عمل نہیں کیا مخالفت کی ہے مانا بھی نہیں ہے اُسے تو وہ ہمیشہ کے لیے ناکام ہوا! تو اسی کتاب سے کامیابی ناکامی کو اللہ تعالیٰ نے جوڑ دیا ہے۔

(۲) اور اس سے یہ بھی ثبوت ملتا ہے ﴿لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ﴾ میں کہ حجت قائم کرنے کے لیے حجت کو سمجھنا بھی لازمی ہے دلیل کو سمجھنا بھی لازمی ہے ﴿تَعۡقِلُوۡنَ﴾ ہے ناتا کہ تم سمجھو۔

حجت، دلیل کا پہنچنا کافی نہیں ہے کیونکہ علماء کے دو اقوال ہیں:

1- جس نے کوئی شرک کیا ہے یا کفر کیا ہے، قبر کا طواف ہے یا غیر اللہ کو پکارنا ہے کیا کافر ہے فوراً؟ بعض علماء نے کہا ہے کہ جس کو قرآن مجید پہنچ گیا ہے حجت قائم ہو گئی ہے یہ قول ہے اہل سنت والجماعت کے علماء کا۔

2- دوسرا قول یہ ہے کہ نہیں! پہنچا بھی ہے، سمجھا بھی ہے نہیں مانا پھر حجت قائم ہوئی ہے پھر وہ کافر ہے ورنہ کافر نہیں ہے۔

اور ان کے پاس جو دلیل ہے اُس میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے ﴿لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ﴾۔ اور دیگر بھی دلائل ہیں کہ رسول جب پیغام لے کر آتا ہے اور سمجھاتا بھی ہے پھر جا کر انکار کرتے ہیں سمجھنے کے بعد پھر کافر ہوتے ہیں۔ تو ﴿لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ﴾: تاکہ تم سمجھو۔

قرآن مجید نازل کیوں ہوا ہے؟ سمجھنے کے لیے اور صحیح سمجھنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کیونکہ اگر عقل کی بنیاد پر ہم سمجھیں تو ہماری عقلیں مختلف ہیں ہمارے رجحانات، پریوریٹیز (Priorities) ہماری مختلف ہیں، ہماری سوچ و بچار مختلف ہے تو سمجھنا بھی مختلف لازم ہوتا، نہیں! صرف عربی زبان کی بنیاد پر ہم سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو پھر اختلاف ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اختلاف سے منع کیا ہے:

﴿وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا﴾ (آل عمران:103): اللہ تعالیٰ رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامو کیسے تھامیں گے جب اختلاف ہو گا؟! تو اس اجتماعیت کو قائم کرنے کے لیے قرآن کو سمجھنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ وہ طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو سمجھایا ہے، تو صحابہ اور سلف کی سمجھ لازمی ہے قرآن کو صحیح سمجھنے کے لیے۔ واضح ہے ﴿لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ﴾؟

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ ‌ۖ وَاِنۡ كُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ۝٣﴾

(یوسف:3)

کمال دیکھیں ذرا: ﴿نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ﴾: صیغہ کون سا ہے؟ صیغۃ الجمع "ہم"۔

﴿اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ﴾ (یوسف:2) اور یہاں پر ﴿نَحۡنُ﴾ "ہم" کیونکہ پیغام بہت بڑا ہے!

آگے آئے گا دیکھیں کتنے عظیم پیغامات ہیں اور قرآن مجید کے سارے پیغامات عظیم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ یہ ضمیر الجمع جو ہے عظمت کے لیے بیان فرماتا ہے: ﴿نَحۡنُ﴾ "ہم"۔

﴿نَقُصُّ عَلَيۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ﴾: بہترین اُحسن سب سے اچھے قصے آپ کو سناتے ہیں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

﴿بِمَآ اَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡكَ﴾: اس لیے کہ ہم نے بھیجی وحی (وحی کے ذریعے سے)۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کا جو آپس میں تعلق ہے کس بنیاد پر ہے؟ وحی کی بنیاد پر ہے اور وحی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص فرشتہ مقرر کیا ہے جو سب سے عظیم فرشتہ ہے۔

غور کریں ذرا:

(۱) سب سے عظیم انسان یا سب سے عظیم مخلوقات میں سے کون مخلوق ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تمام مخلوقات اور کائنات میں سے سب سے عظیم مخلوق اللہ تعالیٰ کے آخری پیارے نبی سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(۲) فرشتوں میں سے سب سے عظیم فرشتہ کون ہے؟ جبریل اٗمین علیہ الصلاۃ والسلام۔

پتہ ہے جبریل اٗمین علیہ الصلاۃ والسلام کا کام کیا ہے؟ وحی۔ وحی کیا ہے؟ "قال اللہ" عام بات نہیں ہے!

شرف دیکھا ہے قرآن مجید کا کہ:

(۱) اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، الگ شرف ہے۔

(۲) پہنچانے کے لیے جبریل اٗمین سب سے عظیم فرشتہ۔

(۳) جس نبی پر وحی نازل ہو رہی ہے یہ قرآن سب سے عظیم مخلوق سب سے عظیم رسول سب سے افضل رسول علیہ الصلاۃ والسلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا: ﴿بِمَآ اَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡكَ﴾۔

تو جو قرآن ہے یہ قصہ ﴿اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ﴾ قرآن مجید کے قصے جو ہیں وہ قرآن میں ہیں: ﴿بِمَآ اَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡكَ﴾۔

﴿هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ﴾: یہ قرآن مجید۔

قرآن مجید وحی ہے اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے جبریل اٗمین علیہ الصلاۃ والسلام کے ذریعے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

﴿وَاِنۡ كُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ۝۳﴾: اور تحقیق آپ اس سے پہلے بے خبروں میں سے تھے۔

غفلت کے لفظ کے مختلف معنی ہیں:

1- ایک معنی یہ ہے کہ بے خبر ہونا، غافل ہے یعنی بے خبر ہے اُسے پتہ ہی نہیں ہے یعنی وہ خبر کی تلاش میں جستجو میں ہے لیکن کوئی راستہ نہیں ہے، کوئی خبر ملنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے، غافل ہے بے خبر ہے۔

2- دوسری غفلت یا غافل وہ ہے جو حق کو دیکھ کر منہ موڑ لیتا ہے وہ بھی غافل ہے جیسا کہ کافروں نے کیا ابو جہل ابو لہب نے کیا یا دیگر نافرمان کرتے ہیں۔

3- یا انسان کچھ بھول جاتا ہے غفلت کا شکار ہو جاتا ہے اُس معنی میں بھی آتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ان نقائص والے معنی سے پاک ہیں دور ہیں۔

تو یہاں سے ﴿لَمِنَ الۡغٰفِلِیۡنَ﴾ سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے خبر تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ نہیں تھا جب وحی نازل ہوئی تب آپ کو پتہ چلا، وحی سے پہلے آپ بے خبر تھے آپ کو پتہ نہیں تھا وحی نازل ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہوا۔

تو اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ :

1-جو بھی مغیبات ہیں علم غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نہیں جانتے، تو اس سے پہلے غافل تھے تو وحی نازل ہوئی تو پتہ چلا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے علم غیب مطلق نہیں جانتے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

2-دوسری بات یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ جتنے بھی آج کہانت والے یا نجومی موجود ہیں جو غیب کی خبر دیتے ہیں سب جھوٹے ہیں کیونکہ غیب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے کوئی اور جان نہیں سکتا۔

تو یہ پھر کیسے بتاتے ہیں مستقبل کے بارے میں یا ہاتھ دیکھ کر بتاتے ہیں؟ کوئی کپ ریڈنگ (Cup reading) ہے پتہ نہیں یہ جو مختلف طریقے ہیں یہ کیا ہیں؟ یہ سب جِنوں کے ذریعے سے کرتے ہیں، شیاطین کے ساتھ مل کر اُن کی مدد حاصل کر کے کرتے ہیں اور حقیقت میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا علم غیب نہیں جانتا، یہ قاعدہ یاد رکھ لیں آپ۔

پھر فرمایا: ﴿اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ﴾: قرآن مجید کے سارے قصے اُحسن القصص ہیں کیوں اُحسن القصص ہیں؟

میں نے واجب بھی دیا تھا بعض ساتھیوں نے کیا ہے اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے، دیکھیں اُحسن القصص:

1-مراد یہ نہیں ہے کہ صرف سورۃ یوسف، سارے قصے اُحسن القصص ہیں حسن نہیں۔

"حسن" (اچھا) "اُحسن" (سب سے اچھے): لفظ اُحسن حُسن سے حسن وجمال سے ہے، خوبصورت ہیں پیارے ہیں اچھے ہیں اور سب سے اچھے قصے ہیں۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے قصے ہوں یا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ کوئی بھی قصے ہوں سب سے اچھے قصے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے ہیں اور اُن میں سے سب سے اچھا قصہ جو ہے سورتوں میں سورۃ یوسف میں ہے وہ ہم بیان کرتے ہیں اس کی وجہ بھی بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

تو اُحسن القصص کیوں ہے؟ یہ جاننے کے لیے کہ اُحسن قصہ جو ہے اُحسن ہے یا نہیں ہے سب سے پہلے اچھا ہے کہ نہیں ہے؟ وہ کون سی چیزیں ہیں جو ایک قصے کو اچھا بناتی ہیں یا بُرا بناتی ہیں کچھ چیزیں ہونی چاہیے نا؟

1-کہ یہ قصہ خود سچا ہے یا جھوٹا ہے۔

2-جو نریٹر (Narrator) ہے جس نے اس کو بیان کیا ہے وہ کیسا ہے وہ کون ہے اس کی حیثیت کیا ہے۔

3-جو قصہ سنا رہا ہے وہ اپنی طرف سے یا کسی اور سے وہ سنا رہا ہے، اس کی حیثیت کیا ہے وہ کون ہے وہ کیسا نریٹر (Narrator) ہے۔

4-قصے کا بنیادی پیغام کیا ہے۔

5-اس قصے کا انجام جسے مورل (Moral) کہتے ہیں جو سبق ہے اُس میں کچھ ہے یا نہیں ہے اس اعتبار سے۔

مختلف اعتبارات ہیں کسی قصے کو اچھا یا بُرا کرنے کے لیے واضح ہے؟ تو اگر اس تناظر میں آپ دیکھتے ہیں آپ کو پھر پتہ چلتا ہے حسن ہے تو پھر اُحسن بھی ہو سکتا ہے۔

عام قصے کیا ہوتے ہیں؟ فکشن (Fiction) قصے کہانیاں تھوڑی دیر کے لیے وقت گزارنے کے لیے ٹائم پاس کے لیے اکثر قصے یہی ہوتے ہیں نا؟ قرآن مجید میں کوئی ایسا قصہ نہیں ہے، ایک بھی قصہ نہیں ہے ٹائم پاس کا نام ہی نہیں ہے! دل دھڑکتے ہیں قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں جو آپ قصے دیکھتے ہیں اور انجام دیکھتے ہیں ایسے ہی عام بات نہیں ہے۔

اچھا ﴿اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ﴾ کیوں فرمایا ہے ذرا غور کریں:

1- سچے قصے ہیں جھوٹ کی گنجائش نہیں ہے۔

صرف سچا ہے یا سب سے اچھا ہے؟ ہم اُحسن کی بات کر رہے ہیں حسن کی بات نہیں کر رہے "اُحسن" سچا یا سب سے سچا؟ سب سے سچا۔

2- یہ قصے کہاں سے آئے ہیں؟ وحی، اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اللہ تعالیٰ کی صفت ہے حسن ہے یا سب سے اچھا ہے؟ (سبحان اللہ)۔

3- کون لے کر آیا ہے فرشتوں میں سے؟ جبریل اُمین علیہ الصلاۃ والسلام۔

4- کس پر نازل ہوا؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ عظمت دیکھی ہے؟!

5- کہاں پر موجود ہیں کس کتاب میں؟ کیونکہ قصے کہانیاں کتابوں میں ہوتے ہیں نا تو کس کتاب میں ہیں؟ قرآن مجید میں سب سے عظیم کتاب میں۔

6- قرآن مجید اچھی کتاب ہے یا سب سے اچھی کتاب ہے؟ سب سے اچھی کتاب ہے۔

7- جن قصوں میں جس چیز کا ذکر ہے شروع سے لے کر آخر تک مکمل ہے نا مکمل ہے؟ مکمل ہے۔

8- اور جو انجام ہے وہ عظیم انجام ہے کہ نہیں؟ اگر کامیابی ہے تو ہمیشہ کی ناکامی ہے ہمیشہ کی۔

حسن ہے یا اُحسن ہے؟ اچھا ہے یا سب سے اچھا ہے؟

9- جو یہ پیغام سن رہے ہیں جو قصے سن رہے ہیں جب وہ ان قصوں سے عبرت حاصل کرتے ہیں سبق لیتے ہیں اور ان کی زندگی بدل جاتی ہے اور خیر کی طرف جاتے ہیں جب بھلے انسان ہدایت یافتہ ہو جاتے ہیں صرف اچھے انسان ہوتے ہیں یا سب سے اچھے ہوتے ہیں؟

10- ایک عام قصہ سنتے ہیں آپ پر اس کا امپیکٹ (Impact) ہوتا ہے اچھے انسان بن جاتے ہیں، کوئی مورل (Moral) آپ لے لیتے ہیں قصے سے سبق لیتے ہیں کچھ اچھائی کچھ خوبی آپ کو مل جاتی ہے سب سے بڑی خوبی ہوتی ہے یا صرف خوبی ہوتی ہے؟

11- قرآن مجید میں قصے آپ سنتے ہیں اور آپ کے دل پر اثر کرتا ہے وہ قصہ آپ ہدایت یافتہ ہو جاتے ہیں صراط مستقیم پر چلتے ہیں توحید اتباع سنت کا راستہ اختیار کرتے ہیں اچھا ہے یا سب سے اچھا ہے؟

﴿اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ﴾ سے پتہ چلا ہے کیا ہے؟ سمجھ آئی ہے کہ ﴿اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ﴾ کیوں فرمایا ہے؟ کمال ہے واللہ!

اب قصے کی ابتداء دیکھیں قصہ ابھی تک ابتداء نہیں ہوا قصہ شروع نہیں ہوا یہ مقدمات تھے قصے کے تعلق سے ابھی قصہ بیان ہونے والا ہے کتنا خوبصورت مقدمہ ہے ابتداء ہے!

دیکھیں جب آپ کوئی قصہ بیان کرتے ہیں نا تو اس سے پہلے ایک تمہید بیان کرتے ہیں عام طور پر کیا کہتے ہیں؟

"Once Upon a Time" ایک بیک گراؤنڈ (Background) باندھتے ہیں پھر بتاتے ہیں تاکہ لوگوں میں شوق پیدا ہو تشویق کے لیے نا؟ لوگوں کو شوق ہوتا ہے تو کان کھول کر سنتے ہیں اور اصل جو آپ سبق دینا چاہتے ہیں جو قصے میں سبق ہے وہ آپ پہنچانا چاہتے ہیں تو نریٹر (Narrator) بڑے اچھے انداز میں بڑی اچھی آواز میں بڑے اچھے طریقے سے بیان کرتا ہے۔

اس سے خوبصورت آپ انداز دیکھیں مقدمے کے طور پر جو یہ تمہید ہے کتنی خوبصورت ہے!

پتہ چلا ہے کہ اُحسن القصص ہے آپ کو مزید شوق پیدا ہوا اب اس قصے میں وہ کون سی چیز ہے جو اچھی نہیں جو سب سے اچھی ہے۔

وہ کون سی چیز ہے جسے میں حاصل کروں اپنی زندگی کو بدلوں اور سب سے اچھی زندگی گزارنے والا ہو جاؤں جس سے میری ہمیشہ کے لیے کامیابی اور ناکامیابی جڑی ہوئی ہے، میں کیسے اپنے آپ کو کامیاب انسان بنا سکتا ہوں۔

قصے کی ابتداء اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِذۡ قَالَ يُوۡسُفُ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ رَاَيۡتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَاَيۡتُهُمۡ لِىۡ سٰجِدِيۡنَ ۝٤﴾ (یوسف:4)

﴿اِذۡ قَالَ يُوۡسُفُ لِاَبِيۡهِ﴾: جب یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے باپ سے کہا۔

﴿يٰۤاَبَتِ﴾: اے میرے باپ! (یعنی اے میرے پیارے باپ بڑے پیارے انداز سے ﴿يٰۤاَبَتِ﴾)۔

﴿اِنِّىۡ رَاَيۡتُ﴾: بے شک میں نے دیکھا (یعنی خواب میں دیکھا)۔ ﴿اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا﴾: گیارہ ستاروں کو میں نے دیکھا۔

﴿وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَاَيۡتُهُمۡ لِىۡ سٰجِدِيۡنَ ۝٤﴾: اور سورج اور چاند کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ میرے لیے سجدہ کر رہے ہیں (انہیں اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا ہے)۔

قصے کی ابتداء ایک خواب سے ہوئی اور قصے کی انتہاء بھی ایک خواب سے ہوتی ہے اس قصے کا کمال دیکھیں آپ!

ابتداء کہاں سے ہوئی؟ ایک خواب ہے یعنی خواب مسلمانوں کے لیے عام چیز نہیں ہے، یہ ہمیں پیغام ملتا ہے کہ خواب کی اہمیت ہے دین اسلام میں آگے بتاتا ہوں ان شاءاللہ وقت کے ساتھ ساتھ جیسے جیسے ملے گا۔

اور خوابوں کے تعلق سے مکمل ایک یعنی دورہ ہم نے کیا تھا دورہ شرعیہ کے دروس موجود ہیں تو ایک چھوٹا سا واجب لے لیں کہ پوری سورۃ جب تک ہم ختم نہیں کرتے آپ ان دروس کو ایک دفعہ سن لیں خوابوں کی تعبیر کے اصول بیان کیے ہیں اور ان کو دیکھیں کہ کون سے اصول ہیں تاکہ آپ کو اس سورۃ میں جب آگے جائیں گے کچھ خوابوں کی تعبیر بھی آئے گی بیک گراؤنڈ (Background) کا کچھ علم ہوگا پہلے سے آپ تیاری کر کے آئیں گے تو آپ کے لیے سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک خواب دیکھا خواب میں دیکھا مختصر سا خواب ہے چھوٹا سا کہ گیارہ سیارے ہیں ستارے ہیں اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں، جاکر اس خواب کو اپنے والد کو بتادیا، یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے والد ہیں یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام لقب ہے "اسرائیل"۔ اسرائیل کا لفظ کہاں سے آیا؟ یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کا لقب ہے، "بنی اسرائیل" یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کے بیٹے ہیں۔

یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام بارہ بیٹے تھے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام ایک اور دوسرے بھائی تھے بنیامین یہ ایک ماں کے دونوں سگے بھائی تھے اور باقی دس بیٹے جو ہیں وہ دوسری بیوی سے تھے۔

تو ﴿لِاَبِیۡہِ﴾: اَبِیہ کون ہیں یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے؟ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم الصلاۃ والسلام۔

سب سے عظیم نسب جو ہے وہ یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا نسب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "الكَرِيمُ، ابنُ الكَرِيمِ، ابنِ الكَرِيمِ، ابنِ الكَرِيمِ" چار مرتبہ: کون ہیں؟ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم الصلاۃ والسلام اور چاروں اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں۔

گھرانہ دیکھا ہے عظمت دیکھی ہے کہ باپ ہے بیٹا ہے دادا پردادا بھی ہے یہ شرف دیکھیں آپ! کمال کا گھرانہ ہے کمال کے لوگ ہیں!

جب اس خواب کی تعبیر باپ کو سنائی تو یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام خواب کی تعبیر جانتے تھے اور خواب کی تعبیر دو طریقوں سے ہوتی ہے:

1-ایک اللہ تعالیٰ کا خاص الہام ہوتا ہے بندے پر، انسان کو خود (سبحان اللہ) ایسے تعبیر آجاتی ہے۔

2-اور دوسرا وہ جو انسان خود سیکھتا ہے قرآن اور سنت سے اور دیگر جو عربی زبان ہے قرآن اور سنت ہے اور باقی دلائل اور طریقے ہیں ان سے۔

اور پھر جب انسان اخلاص نیت کے ساتھ یہ راستہ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے سچ بولتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اور مزید راستہ آسان کر دیتا ہے۔

یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے جب یہ خواب سنا اپنے بیٹے کا تو اپنے بیٹے کو نصیحت کی ہے خاص، کمال کی نصیحت ہے آپ دیکھ لیں ایک ایسا باپ جو اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی بھی ہے بارہ بیٹے بھی ہیں بہت بڑا گھرانہ ہے۔ ظاہر ہے عام بچے جو ہیں گھر میں اگر ایک سے زیادہ بچے ہوں تو آپس میں لڑتے ہیں جھگڑتے ہیں کھیلتے ہیں کودتے ہیں یہی ہوتا ہے؟! تو اُن کی تربیت کا بڑا چیلنج ہوتا ہے۔ اور کیونکہ یہ چھوٹے تھے دونوں یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اور بنیامین جو اِن کے سگے بھائی تھے دونوں چھوٹے تھے اور باقی بڑے تھے دس جو تھے تو ظاہر ہے کہ زیادہ شفقت تھوڑی سی ان سے کرتے تھے۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے جو شادی شدہ ساتھی ہیں جن کی اولاد بھی ہے اُن کو پتہ چلتا ہے کہ بعض بچوں سے دیکھیں ایک ہوتا ہے انصاف اور انصاف سب کے ساتھ انسان کرتا ہے عدل وانصاف فرض ہے ناانصافی جائز نہیں ہے لیکن دلی محبت پر قابو نہیں پاسکتے آپ! پاسکتے ہیں؟ نہیں ہوسکتا!

بعض سے دلی محبت زیادہ ہوتی ہے (محبت سب سے ہوتی ہے جگر کے ٹکڑے ہیں کہتے ہیں نالخت جگر) اولاد سب کو پیاری ہوتی ہے یاد رکھیں یہ نہیں کہ بعض اولاد یہ سمجھتی ہے کہ میرا باپ مجھ سے نہیں اُس سے زیادہ محبت کرتا ہے، غلط ہے! محبت تم سے بھی کرتا ہے اُس سے بھی کرتا ہے لیکن ایک دلی جو جھکاؤ ہوتا ہے اُس کی کچھ وجہ ہوتی ہے (سبحان اللہ)، کوئی بچہ زیادہ فرمانبردار ہوتا ہے کوئی بچہ معصوم ہوتا ہے، کوئی بچہ زیادہ شرارت نہیں کرتا، کوئی بچہ زیادہ بات مانتا ہے، کچھ بچوں میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں دوسرے بچوں میں نہیں ہوتی ہیں تو زیادہ دل کا جھکاؤ اُس طرف

ہو جاتا ہے، کچھ میں کوئی کمزوری ہوتی ہے یا کچھ ماں کی کمزوری ہوتی ہے کوئی بچہ ماں کی طرف سے کمزور ہے کوئی وجہ ہوتی ہے جس کی ایک سے زیادہ شادی ہوتی ہے۔

الغرض تو جب یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے خواب کی تعبیر سنی اور بیٹوں کا حال بھی گھر میں جانتے تھے کہ کیسا ہے وہ جو بڑے بیٹے تھے دوسری بیوی کے تو تھوڑا سا رنج کا شکار نظر آتے تھے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے تھوڑا سا محسوس کرتے تھے یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کہ کچھ اُن کو ناپسند ہے کسی وجہ سے کہ دوسری ماں کے بیٹے ہیں یا جو بھی ہے۔ دیکھیں تربیت میں کوئی کمی نہیں تھی، اللہ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تربیت میں کمی نہیں کرتے یاد رکھیں یہ نہ کہیں کہ باپ تھے نبی تھے اچھی تربیت کرتے جیسے آگے قصے میں آئے گا۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام یہ قاعدہ یاد رکھیں کبھی ناکام نہیں ہوئے کیونکہ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ نوح علیہ الصلاۃ والسلام اپنے بیٹے کی ہدایت میں ناکام ہوئے! (نعوذ باللہ)۔ کیسے ناکام ہوئے بھئی اللہ تعالیٰ نے ہدایت لکھی نہیں ہے تو نبی کا کیا قصور ہے؟! کیا نبی کے ہاتھ میں ہے کسی کا دل پھیرنا؟!

قاعدہ یاد رکھیں کہ اللہ کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کبھی ناکام نہیں ہوئے، انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام قتل ہو گئے ہیں لیکن اپنا اُن کا جو بنیادی پیغام تھا جو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اُس سے ذرہ برابر نہیں ہلے۔ یہ ناکامی ہوتی ہے یا سب سے بڑی کامیابی ہے؟

تو یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کی تربیت میں کوئی کمی نہیں تھی ہاں! کچھ چیز تھی (آگے بتاؤں گا جیسے قصے میں آئے گا) جس کی وجہ سے بڑے بیٹے رنج میں تھے تھوڑے سے خفا تھے کہ ہمارا والد زیادہ وقت اُن کو کیوں دیتا ہے ہمیں وقت نہیں دیتا ہے۔

دیکھیں آپ بڑے ہو آپ کام کاج کرنے والے ہو آپ کام پر بھی جاتے ہو اور وہ گھر میں ہیں چھوٹے ہیں اُن سے زیادہ لگاؤ ہو جاتا ہے لیکن اگر دل میں کچھ خرابی ہونا یا خلل ہو پھر وہ زبان پر بھی ظاہر ہوتا ہے پھر وہ اس پر عمل بھی ہوتا ہے اور پھر حسد بھی ہوتا ہے پھر جھگڑا بھی ہوتا ہے اور پھر دوریاں بھی ہوتی ہیں (نعوذ باللہ)۔

تو یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے جب یہ قصہ سنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے فرماتے ہیں:

﴿قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡيَاكَ عَلٰٓى اِخۡوَتِكَ فَيَكِيۡدُوۡا لَكَ كَيۡدًا ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝٥﴾ (یوسف:5)

﴿يٰبُنَيَّ﴾: اے میرے پیارے بیٹے! ﴿يٰٓاَبَتِ﴾ میرے پیارے باپ عربی زبان میں، ﴿يٰٓاَبَتِ﴾ پیارے انداز میں میں کسی کا باپ کو بلانے کا طریقہ ہے۔ ﴿يٰبُنَيَّ﴾ پیارے انداز میں باپ جب بیٹے کو بلاتا ہے، اے پیارے بیٹے ﴿يٰبُنَيَّ﴾۔

﴿لَا تَقۡصُصۡ رُءۡيَاكَ عَلٰٓى اِخۡوَتِكَ﴾: اپنے خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا۔ کیوں؟

﴿فَيَكِيۡدُوۡا لَكَ كَيۡدًا ؕ﴾: تاکہ وہ تیرے لیے کوئی چال نہ چلیں۔

﴿اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝٥﴾: بے شک شیطان انسانوں کا کھلا دشمن ہے۔

اب ذرا تربیت دیکھیں کمال دیکھیں آپ چند جملے ہیں نصیحت کے خواب سننے کے بعد۔

بیٹے نے خواب سنایا اور یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی آپ معصومیت دیکھیں اور سچائی دیکھیں کہ خواب کی تعبیر جو بعد میں ہوئی نا آخر میں کہ اس خواب میں انہوں نے کچھ ذرّہ برابر زیادتی یا کمی نہیں کی جیسے دیکھا ویسے بتایا۔

اور شرعاً جائز نہیں ہے کہ کوئی شخص اگر خواب کی تعبیر کرنا چاہتا ہے اپنی طرف سے کوئی لفظ شامل کر دے تو یہ تعبیر میں غلطی ہو جائے گی۔

بعض لوگ جب کچھ ایسا خواب دیکھتے ہیں نا کہ سورج اور چاند سیارے سجدے کر رہے ہیں تو انسان بڑا ہو جاتا ہے نا کہ سورج چاند کا سجدہ کرنا اپنی طرف سے دو تین الفاظ بول دیں، نہیں نہیں! معصومیت دیکھیں اور سچائی دیکھیں اور اللہ تعالی نے اپنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی بچپن سے حفاظت کی ہے۔

دیکھیں اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن سے کیا تھے؟ صادق اور اَمین معروف تھے، جوانی میں صادق اور اَمین کبھی شراب نہیں پی کبھی بدکاری نہیں کی کبھی کسی بُت کو سجدہ نہیں کیا، نیچر (Nature) ایسی ہے سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے حفاظت کی ہے۔

﴿قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ﴾: یہ جو قصہ آپ نے مجھے بتایا ہے یہ جو خواب آپ نے بتایا ہے یا کوئی بھی خواب اپنے بھائیوں سے شیئر (Share) نہ کرنا نہ بتانا کوئی چال نہ چلیں۔

اب یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سن رہے ہیں کہ بھائی چال چلیں گے کوئی مسئلہ ہے، بھائی دشمن ہو جائیں گے یا بھائی کوئی نقصان پہنچائیں گے اگلا جملہ کتنا پیارا ہے: ﴿اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝﴾: بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

بات بھائیوں کے مکر کی فریب کی چال کی ہو رہی ہے شیطان بیچ میں کہاں آگیا؟!

اگر کبھی بھی آپ کے بھائیوں سے کوئی غلطی ہو جائے آپ کے تئیں، تمہارے بھائی ہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں یاد رکھیں شیطان سب سے بڑا دشمن ہے جو شیطان کی باتوں میں لگ جاتا ہے وہ چال چلتا ہے وہ نقصان کسی کو پہنچاتا ہے، ایک تو تم نے بچنا ہے شیطان کی چال سے اور تمہارے بھائی اگر نہیں بچتے ہیں شیطان کی چال سے تمہیں نقصان پہنچائیں گے تو اصل قصور شیطان کا بھی ہے اور تمہارے بھائیوں کا بھی ہے۔

تو اصل اکسانے والا شیطان ہے تو شیطان کے شر سے ہمیشہ بچنا ہے کیونکہ وہ کھلا دشمن ہے، وہ تمہارا بھی دشمن ہے وہ میرا بھی دشمن ہے تمہارے بھائیوں کا دشمن بھی ہے۔ کمال کی تربیت ہے!

قصے کے آخر میں دیکھنا کہ یہ ذکر کیسے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے دل میں رکھ لیا تھا اس نصیحت کو اور اس پر عمل کیسے کیا پھر! (سبحان اللہ)۔

بھائی کیونکہ تھوڑی سی نفرت اور رنج رکھتے تھے اگر یہ خواب سن لیتے تو مزید نفرت ہوتی کہ نہیں؟ کیونکہ خوابوں کی تعبیر اس وقت کچھ لوگ جانتے تھے اور عین ممکن تھا کہ بھائیوں میں سے بھی کوئی جانتا ہو اس لیے یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے پہلے سے خبر دار کر دیا۔

یہ پتہ چل گیا جیسے خواب کی تعبیر آئے گی قصے کے آخر میں کہ سجدہ کرنا ہے ماں نے باپ نے اور گیارہ بھائیوں نے، جو گیارہ سیارے ہیں یہ گیارہ بھائی ہیں، سورج ماں ہے اور چاند باپ ہے، یہ سجدہ کریں گے کتنی بڑی عظمت ہے! اگر یہ جان لیتے بھائی ابھی جانتے نہیں تھے تو اتنا وہ رنج رکھتے ہیں تھوڑا سا مسئلہ ہے اُن کو اگر یہ جان لیتے حسد کتنا بڑھ جاتا کتنا نقصان پہنچا سکتے تھے!

کیا خیال ہے زیادہ مسئلہ ہے کہ نہیں؟! اس لیے دو تین لفظوں میں خبر دار کر دیا کہ خواب نہ سنانا اور ہو سکتا ہے کہ کبھی تمہیں کوئی نقصان پہنچا ئیں تو ذرا خبر دار رہنا، اور یہ بھی ساتھ بتا دیا کہ انسان کا شر جو ہے وہ کم ہے شیطان کا شر سب سے بڑا ہے تو اصل شیطان کے شر سے بچنا ہے وہ انسان کو بُرے راستے پر لے کر آتا ہے اور غلط کام کرواتا ہے۔

پھر آگے فرمایا جب یہ خوشخبری سنائی یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اور تھوڑا سا یہ بھی پیغام دیا کہ ہو سکتا ہے بھائی تمہیں کوئی چال چلیں اور نقصان پہنچائیں تو تسلی دیتے ہوئے اپنے بیٹے سے پھر فرماتے ہیں:

﴿وَ كَذٰلِكَ يَجۡتَبِيۡكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ وَيُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعۡقُوۡبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡحٰقَ‌ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ‏ ۝٦﴾ (یوسف:6)

﴿وَ كَذٰلِكَ﴾: اور اسی طرح۔ ﴿يَجۡتَبِيۡكَ رَبُّكَ﴾: تمہارا ربّ تمہیں چن لے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں چن لیا ہے تمہارے ربّ نے تمہیں چن لیا ہے، خاص دوستوں میں سے خاص تمہیں اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے تمہیں خاص چن لیا ہے، تمہارا ربّ ہے خالق ہے مالک ہے تدبیر کرنے والا ہے نفع اور نقصان کا مالک ہے مشکل کشا حاجت روا ہے خاص یہ عنایت اس ربّ کی ہے تمہارے اوپر۔ اجتباء اصطفاء ہے چنا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں خاص چن لیا ہے اس لیے آپ کو یہ خواب دکھایا ہے اور اس کی تعبیر بہت بڑی ہے اور اس اجتباء خصوصیت میں: ﴿وَيُعَلِّمُكَ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ﴾: اور بھی اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت آپ پر یہ ہے کہ خوابوں کی تعبیر کا علم اللہ تعالیٰ آپ کو دے گا۔ یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نبی ہیں نا کہاں سے پتہ چلا؟ نبی ہیں نا وحی ہے نا؟

تو ﴿تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ﴾ کے دو معنی ہیں:

1- خوابوں کی تعبیر۔

2- بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ جو بھی ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی اور اسحاق علیہ الصلاۃ والسلام کی یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کی دعوت ہے جو اُن کے پیغامات ہیں اُن کی مزید وضاحت لوگوں تک پہنچانے میں بھی خوبصورت انداز اللہ تعالیٰ نے اُن کو عطا کیا ہے۔

﴿وَيُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ﴾: اور آپ پر نعمت تمام کرے گا اللہ تعالیٰ وحی سے اور نبی اللہ تعالیٰ آپ کو بنائے گا۔ کیسے؟

﴿عَلَيۡكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعۡقُوۡبَ﴾: اور آل یعقوب کا۔

﴿كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ﴾: جیسا کہ آپ کے باپ دادا پر آپ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نعمت کو تمام کیا ہے۔

خاص نعمتیں اور برکتیں اور رحمتیں نازل کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پورے گھرانے پر، ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اسحاق اور یعقوب علیہم الصلاۃ والسلام پر، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی خصوصی انعامات سے ان رحمتوں سے اور برکتوں سے نوازے گا، تو آپ تسلی رکھیں فکر نہ کریں آپ بے فکر ہو جائیں ان شاء اللہ اگر بھائی بھی اگر کوئی نقصان پہنچائیں گے شیطان سب سے بڑا دشمن ہے کھلا دشمن ہے آپ کو اللہ نے خاص چنا ہے خاص خصوصیت کے ساتھ آپ کو اور مزید انعامات ملنے والے ہیں۔

دیکھیں جب بچے سے آپ کوئی بات کرتے ہیں کوئی ایسی بات آتی ہے جس میں تھوڑا سا رنج کا شکار ہو جاتے ہیں تھوڑے سے پریشان ہو جاتے ہیں تو اس پریشانی کو دور کرنے کے لیے کتنی خوشخبریاں ہیں! اب وہ بات جو تھوڑا سا غم تھا بھائیوں کے مکروفریب سے یا چال سے جو بات ابھی اُن کے ذہن میں تھی اب وہ باقی رہی یا ختم ہوگئی؟! کتنا خوبصورت پیغام ہے! کتنی بشارتیں ہیں؟

1-﴿ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ ﴾: یہی کافی ہے بس ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص آپ پر عنایت کی ہے اللہ تعالیٰ نے خاص چن لیا ہے خیر کے لیے کافی ہے کہ نہیں؟ اس سے بڑھ کر:

2-﴿ وَيُعَلِّمُكَ ﴾: کون؟ تمہارا ربّ تمہیں تعلیم دے گا ﴿ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ﴾: یہ خصوصیت ہے، علم نور ہے درجات بلند علم سے ہوتے ہیں۔

3-﴿ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ ﴾: ابراہیم اور اسحاق، ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام ، اسحاق علیہ الصلاۃ والسلام، یعقوب اور آل یعقوب علیہم الصلاۃ والسلام کتنی نعمتیں ہیں!

آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارا گھرانہ کتنا بڑا گھرانہ ہے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا گھرانہ ہے اور پورے معاشرے میں ہم کیسے رہتے ہیں ہمارا کیسا اثر و رسوخ ہے کیسا ہمارا وجود ہے یہ نعمتیں آپ پر بھی تمام ہوں گی آپ اس خیر سے محروم نہیں ہوں گے یہ خاص رحمتیں اور برکتیں آپ پر بھی نازل ہوں گی۔ نبی بھی ہوں گے نبی کے گھرانے میں رہتے ہیں کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا کچھ ایسے مسئلے آپ کے شاید اگر سامنے آ بھی جائیں تو جتنا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خصوصی انعامات سے نوازا ہے وہ اس آزمائش کے سامنے کچھ بھی نہیں تھے!

تسلی ہوگئی پہلے کہ نہیں؟ پہلے تسلی ہے۔

اس لیے ہمیں یہ سبق ہے کہ اگر بچوں کی تربیت میں کوئی آپ نیگیٹو (Negative) بات کرتے ہیں نا تو ساتھ کوئی پازیٹو (Positive) بھی سمجھانے کے لیے اس کی پریشانی دور کرنے کے لیے بتا دیا کریں۔ ہم بعض اوقات صرف نیگیٹو (Negative) باتیں کرتے ہیں اور نیگیٹو (Negative) ہی کی طرف بچہ چلا جاتا ہے، کچھ پازیٹو (Positive) اچھی چیزیں بھی ہوتی ہیں وہ بھی بتاتے ہیں، غلطی ہوگئی ہے آپ سمجھائیں کہ آپ کون ہیں اس کی پہچان کیا ہے کہ پتہ ہے آپ کون ہیں؟ فلانا بچہ دیکھیں وہ کون ہے آپ ویسے تو نہیں ہیں نا! آپ کو نہیں پتہ کہ ہمارے گھر کا ماحول کیا ہے میں نے آپ کی تربیت کیسے کی ہے آپ میرے بچے ہو آپ کی غلطی سے میرا نام بھی ہوتا ہے نا آپ کے ساتھ میرا نام جڑا ہوا ہے نا! آپ کا نام کیا ہے؟ بچہ کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں۔

تو آپ جب غلطی کرتے ہیں تو میری طرف منسوب ہوتی ہے نا؟! آپ کو پسند ہے کہ میری طرف ایسی غلطیاں منسوب ہوں؟!

تربیت کے خوبصورت انداز ہوتے ہیں بعض اوقات ڈانٹ ڈپٹ سے کام نہیں چلتا صرف مار پیٹ نہیں ہوتی! تو بچوں کو صحیح راستہ دکھانے کے لیے صحیح تربیت کرنے کے لیے بعض اوقات اچھے الفاظوں سے بھی بچہ سیدھا ہو جاتا ہے لازمی نہیں ہے کہ صرف مار پیٹ سے!

بعض لوگوں کے پاس ڈنڈا گھر میں پڑا وہ وہ تلاش میں ہیں کہ بچہ کب غلطی کرے کب ڈنڈا مارنا ہے اسے! یہ تربیت کا خاص طریقہ ہوتا ہے اور ہم قرآن مجید سے تربیت سیکھتے ہیں اپنی بھی اپنی اولاد کے لیے بھی۔

پھر فرمایا: ﴿إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝٦﴾: بے شک تیرا ربّ خوب جاننے والا ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

خوب بڑے علم والا ہے علیم ہے حکیم ہے، اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کس گھرانے پر کس پر خصوصی انعام اور احسان کرنا ہے اور کس پر نہیں کرنا ہے، آپ کے باقی بھائی ہیں وہ ان انعامات سے محروم ہیں اجتباء اُن کے لیے نہیں تھا، آپ کے گیارہ اور بھائی ہیں اجتباء آپ کے لیے ہے خصوصیت آپ کے لیے ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اَحکم الحاکمین ہے حکیم ہے حکمت ہے کہ آپ کو آزمایا جائے گا تکلیفیں بھی ہوں گی پریشانیاں بھی ہوں گی لیکن آپ یہ نہ بھولنا کہ شیطان سب سے بڑا دشمن کھلا دشمن ہے آپ کے بھائی کوئی چال بھی چلیں گے تو خبر دار رہنا کیونکہ شیطان کے بہکاوے میں آکر آپ کا نقصان کر سکتے ہیں، آپ کون ہیں آپ دیکھ لیں آپ کس کی اولاد ہیں آپ کس گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں آپ کتنے بڑے ہیں کتنے بڑے دل والے ہیں۔

یعنی کبھی ایسا ہو تو معاف کر دینا دوسرے لفظوں میں؛ سمجھ آرہی ہے بات کہ نہیں؟ آپ کی حیثیت کیا ہے آپ اپنی پہچان نہ بھولنا کہ آپ کون ہیں کبھی ایسا ہو بھی جائے تو در گزر کو آگے کر دینا۔

کتنا خوبصورت انداز ہے دیکھیں ذرا یہ نہیں کہہ رہے کہ وہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے معاف کر دینا؛ کہتے کہ اچھی بات ہے کیسے ممکن ہے آپ میرے ساتھ زبر دستی کر رہے ہیں مجھے ماریں گے پیٹیں گے گھر سے نکالیں گے در بدر کریں گے بیچا جائے گا جیل میں مجھے وہاں پر ڈالا جائے گا قید خانے میں ڈالا جائے گا معاف کر دوں؟! لیکن اتنے خوبصورت انداز میں کہ آپ جانیں آپ کون ہیں خصوصی انعام ہے کتنے انعامات سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے۔ انسان جب دیکھتا ہے نا کہ اللہ کے کتنے میرے اوپر انعامات اور احسانات ہیں پھر یہ باتیں چھوٹی نظر آتی ہیں انسان دیکھتا ہے کہ واقعی میں کون ہوں میں کس کا بیٹا ہوں میرے آباؤ اجداد کون ہیں!

دیکھیں آباؤ اجداد پر کب فخر کیا جاتا ہے اور کب نہیں کیا جاتا کیا جائز ہے کیا نا جائز ہے جانتے ہیں آپ؟ کیونکہ باپ دادا کی قرآن مجید میں نفی بھی تو آئی ہے نا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اپنے باپ دادوں پر جوہے نا فخر نہ کیا کرو۔ کیوں؟ کب جائز ہے؟ جب ایسا گھرانہ ہو کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں عظیم لوگ ہیں اور عظیم پیغام لے کر آئے ہیں اُن کا ذکر اچھا ہے تربیت کے لیے اچھا ہے، لوگ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ پیغمبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں اللہ کے انبیاء ہیں وحی نازل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا ہے پوری قوم اچھی طرح جانتی ہے۔

لیکن صرف اگر آباؤ اجداد کا ذکر کر کے فخر کرنا تکبر کرنا کہ میں فلاں خاندان سے ہوں فلاں آباؤ اجداد ہیں میری پہچان یہ ہے تو شرعاً جائز نہیں ہے یاد رکھیں! اور دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے!

تو یہ تمہید تھی یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے قصے کی ابھی قصہ شروع نہیں ہوا ابھی خواب سے ابتداء ہوئی ہے اس لیے پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ ۝٧﴾ (یوسف:7)

(یقیناً یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اور اُن کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لیے کھلی نشانیاں ہیں)

سوال کرنے والوں کے لیے کھلی نشانیاں ہیں خوبصورت نشانیاں ہیں عظیم پیغامات ہیں اگلے درس میں ایک ایک آیت میں سے جتنے نکال سکتے ہیں اسباق وہ بھی بیان کریں گے ان شاءاللہ۔

اور قصے کی ابتداء خواب سے ہوئی بھائی جو ہیں وہ کوئی چال چلیں گے بھائیوں نے کیا چال چلی ہے اب قصے کی ابتداء اسی چال سے ہی شروع ہوتی ہے کہ کیا چال تھی کیا بات تھی اور بھائیوں نے کیا کیا، پھر یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ کیا ہوا پھر والد نے کیا کہا اور کیا کیا اگلے درس میں ان شاءاللہ بیان کریں گے لیکن سوال کرنے والے کون ہیں؟

﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝﴾: آیات ہیں کس کے لیے؟

1- جو سوال کرتے ہیں، عام ہے کہ جو بھی سوال کرتا ہے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے قصے کا تو یہاں پر اس کا جواب موجود ہے۔

2- صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ کوئی ہمیں قصہ سنائیں؟

میں نے کہا کہ مکی سورۃ ہے نا تو حالت کیا تھی صحابہ کی مکہ میں؟ پست حالت تھی کمزور تھے، مشرکین کی سختی اور اُن کا جو ظلم و ستم تھا وہ عروج پر تھا تو تھوڑا سا تسلی کے لیے اور تھوڑا سا اُس غم کو بھلانے کے لیے تکلیف سے نکلنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش کی کہ آپ ہمیں کوئی قصہ سنائیں، اور اتنا پیارا قصہ کہ انسان واللہ! اپنا غم بھول جاتا ہے۔ جب قصہ سنیں گے آپ نا جتنے بھی آپ کے غم ہیں نا آپ دیکھیں کہ کیسے اُٹھ جاتے ہیں، کتنا خوبصورت انداز بیان اللہ تعالیٰ نے اس قصے میں بیان فرمایا ہے۔

اصل مقصد کیا ہے میں نے بتایا ہے کہ:

1- صحابہ کرام کا جو غم ہے اور جو جو پریشانیاں ہیں نا وہ دور کرنی ہیں اور پھر مزید پیغام ثابت قدمی کے لیے مزید عظیم پیغامات بھی ہیں۔

2- اگر سب سے بڑا دشمن دشمنی پر اُتر آئے اور شیطان سے کون بڑا دشمن ہے تب بھی بے فکر رہیں کچھ بگاڑے گا نہیں آپ کا اگر آپ کا قریبی آپ کا دشمن بن جائے۔

کیونکہ اُس وقت کیا تھا رشتے دار رشتے دار کو مار پیٹ رہا تھا نا! اگر ایسا بھی ہو جائے تب بھی بے فکر رہیں کامیابی مل کر رہے گی قیامت کے دن قدم چومے گی جب اللہ تعالیٰ کے راستے پر گامزن رہیں گے۔

3- یہودیوں نے بھی سوال کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور خصوصی طور پر یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے قصے کے تعلق سے کہ آپ کہتے ہیں آپ اللہ کے نبی ہیں نا تو بتائیں کہ یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ کیا ہے؟ اور جب یہ قصہ نازل ہوا قرآن مجید میں انہوں نے وہی دیکھا جو اُن کے پاس وہ قصہ تھا تو ظاہر ہے کہ وہ قصہ تو سامنے آگیا۔ یہودی یقیناً جانتے ہیں اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ بہتر مانتے اور جانتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں پتہ ہے؟! آپ جانتے ہیں کسی ایسے شخص کو کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو نہ جانے؟!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہودی جو ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی کو ایسے جانتے ہیں جیسے کوئی شخص اپنے بیٹے کو جانتا ہے(البقرۃ:146)۔

اب اس سے بڑھ کر آپ کو اور کیا چاہیے؟!

تو یہ جب قصہ نازل ہوا حیران ہو گئے کہ بالکل سچا قصہ ہے کیونکہ اُن کا تعلق کس چیز سے ہے ؟ یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے قصے کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے کہ نہیں ؟! انہی سے تو ہے قصہ سارا۔

تواُن کے آباؤاجداد کے قصے ہیں سارے بلکہ جب یہ قصہ سنا تومزید شرمندہ ہوئے کہ ارے ہم کہاں ہیں اور یہ بندہ کہاں ہے یہ تو ہماری بھلائی کے لیے بندہ باتیں کرتا ہے اور ہم دشمنی پر اُتر آئے ہیں !

لیکن دیکھیں دل پر مہریں جب لگتی ہیں اللہ تعالی کی تو کیا حالت ہوتی ہے ! (نعوذ باللہ)۔

سائلین (سوال کرنے والے) جو بھی سوال کرتے ہیں کسی اُحسن قصے کا تو یہ قصہ ہے جو بھی سوال کرتے ہیں تسلی کے لیے جو بھی سوال کرتے ہیں کسی دشمنی یا اپنے کسی ظلم وستم کی بات کرتے ہیں تو یہ بہت پیارا قصہ ہے جو آپ بیان کریں گے۔

اگلے درس سے ان شاءاللہ قصے کی ابتداء بھائیوں کے ظلم وستم اور جو اُن کی چال تھی اُس سے شروع ہوتا ہے وہیں سے بات کریں گے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 012-01: سورۃ یوسف کی مختصر تفسیر (آیات: 001-007) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio